بسم اللہ الرحمن الرحیم

بڑے جانور میں وصیت کی قربانی کا حصہ ہو تو کیا حکم ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرحوم نے قربانی کی وصیت کی تھی، اس کی طرف سے بڑے جانور میں حصہ ڈال دیا گیا، تو کیا اب پورے جانور کا گوشت صدقہ کرنا ہوگا یا پھر صرف ایک حصے کا گوشت صدقہ کرنا کافی ہے ؟

جواب

مرحوم نے قربانی کی وصیت کی ہو اور اسی کے مال سے بڑے جانور (مثلاً گائے، اونٹ وغیرہ) میں حصہ ڈالا جائے، تو اس صورت میں پورے جانور کا گوشت صدقہ کرنا لازم نہیں، بلکہ اسی ایک حصے کا گوشت صدقہ کرنا لازم ہے، البتہ اگر حصے کی بجائے پورا جانور قربان کیا، تو سارا گوشت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

ردالمحتار میں ہے : "لو ضحى عن ميت وارثه بأمره ألزمه بالتصدق بها وعدم الأكل منها، وإن تبرع بها عنه له الأكل لأنه يقع على ملك الذابح والثواب للميت۔" اگر کوئی وارث اپنی میت کی طرف سے اس کے حکم سے قربانی کرے، تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس کا گوشت صدقہ کردے اور خود نہ کھائے۔ اور اگر وہ میت کے حکم کے بغیر از خود قربانی کرے تو وہ اس گوشت میں سے کھا سکتا ہے، کیونکہ اس صورت میں قربانی اسی کی ملک پر واقع ہوگی اور ثواب میت کے لئے ہوگا۔ (ردالمحتار مع درمختار، ج 09، ص 554، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی قاضی خان میں ہے : "وان ضحى عن ميت من مال الميت بامر الميت، يلزمه التصدق بلحمه ولا يتناول منه، لان الاضحية تقع عن الميت۔" اگر میت کی طرف سے اس کے حکم اور اس کے مال سے قربانی کی، تو اس کا گوشت صدقہ کرنا لازم ہے، اس میں سے کچھ کھانا، جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قربانی میت کی طرف سے واقع ہوئی ہے۔ (فتاوی قاضی خان، کتاب الاضحیہ، ج 03، ص 239، مطبوعہ کراچی)

مرحوم کی طرف سے بڑے جانور میں حصہ ہو، تو ایک حصے کا گوشت صدقہ کرنا ہوگا۔ چنانچہ فتاوی قاضی خان میں ہے : "سبعة نحروا ناقة عن سبعة واحد الشركاء وارث ميت يذبح عن مورثه، قال محمد رحمه الله تعالى: **السنة يأكلوا انصباءهم من اللحم و يتصدق بنصيب الميت ولا يأكله الوارث** قال رضی اللہ عنہ: هذا اذا كان الوارث ضحى من مال الميت بامر الميت۔" سات افراد نے ایک اونٹنی کی قربانی کی، ان سات میں سے ایک ایسا شخص تھا کہ جو میت کا وارث تھا اور وہ میت کی طرف سے قربانی کر رہا تھا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چھ افراد تو اپنے حصے کا گوشت کھا سکتے ہیں، البتہ میت کا حصہ صدقہ کیا جائے گا، وارث اس سے کھا نہیں سکتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے کہ جب وارث میت کی وصیت سے میت کے مال سے قربانی کرے۔

(فتاوی قاضی خان، کتاب الاضحیہ، ج03، ص238، مطبوعہ کراچی)

بہار شریعت میں ہے: "میت کی طرف سے قربانی کی تو اوس کے گوشت کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے دوست احباب کو دے فقیروں کو دے یہ ضرور نہیں کہ سارا گوشت فقیروں ہی کو دے کیوں کہ گوشت اس کی مِلک ہے یہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اگر میت نے کہہ دیا ہے کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے نہ کھائے، بلکہ کل گوشت صدقہ کر دے۔" (بہار شریعت، ج03، ص345، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی نمبر: Mul-1405

تاریخ اجراء: 08ذوالحجۃ الحرام1446ھ/05جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net